ریفرنس نمبر: NRL 0171 تاریخ: 07-01-2025

بینک کا نقشہ بنانے کی نوکری کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نقشہ وغیرہ بنانے کا انجینئر (Architect) ہے وہ بینک میں جاب کرتا ہے اس کا کام صرف اتنا ہے کہ کہیں بھی بینک کی بلڈنگ بنے گی، تو اس کو نقشہ بنانا ہوگا، اس کا بینک کی یہ نوکری کرنا کیسا ہے؟ برائے کرم رہنمائی فرمادیں، جزاک اللہ خیرا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب

عام طور پر بینک میں ملازمت دو طرح کی ہوتی ہے: ایک وہ جس میں خود ناجائز کام کرنا پڑے، جیسے سود کا لین دین، اس کا لکھنا پڑھنا، تقاضا کرنا وغیرہ امور اس کے ذمہ ہوں، ایسی ملازمت ناجائز و حرام ہے۔ دوسری وہ ملازمت جس میں اِن سودی کاموں پر تعاون کی کوئی صورت نہ ہوتی ہو، بلکہ دیگر جائز قسم کے کام کرنے ہوتے ہیں جیسے سیکورٹی گارڈ اور ڈرائیور وغیرہ کے کام، تو اس طرح کی ملازمت اور ان کی آمدنی جائز ہے۔

اور بینک کے لیے نقشہ بنانے کی ملازمت بھی اسی دوسری قسم میں شامل ہے؛ کیونکہ یہاں اجارے کا انعقاد نقشہ بنانے پر ہوتا ہے۔ اس کام میں بذاتِ خود کوئی ایسی چیز نہیں جو گناہ کے لیے متعین ہو۔ اور بینک کا اس عمارت میں سودی سرگرمیاں سرانجام دینا ان کا ذاتی عمل ہے جس کا نقشہ بنانے والے کے سَر کوئی الزام نہیں، بشرطیکہ وہ اس کام میں تعاون کی نیت نہ رکھتے ہوں۔ **لہذا، پوچھی گئی صورت میں بینک کے لیے نقشہ بنانے کی ملازمت کرنا، جائز ہے۔**

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے: ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ ترجمہ کنز العرفان: کوئی بوجھ

اٹھانے والا آدمی کسی دوسرے آدمی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ **(پارہ08،سورۃالانعام،آیت164)**

اس کے تحت تفسیر ابن عطیہ میں ہے:"أي لا تحمل حاملة حمل أخرى، وإنما يؤخذ كل واحد بذنوب نفسه "ترجمہ: کوئی بھی اٹھانے والی جان کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی، بلکہ ہر شخص کو خود کے گناہوں کے بدلے میں پکڑا جائے گا۔

(تفسیر ابن عطیة، جلد05، صفحه 205، دار الکتب العلمیه، بیروت)

الہدایہ شرح بدایہ المبتدی میں ہے:"ومن أجر بيتا ليتخذ فيه بيت نار أو كنيسة أو بيعة أو يباع فيه الخمر بالسواد فلا بأس به۔۔۔ لأن الإجارة ترد على منفعة البيت، ولهذا تجب الأجرة بمجرد التسليم، ولا معصية فيه، وإنما المعصية بفعل المستأجر، وهو مختار فيه فقطع نسبته عنه۔ملخصاً "ترجمہ: جس نے گاؤں میں مکان کرایہ پر دیا تاکہ اس میں آتش کدہ یا گرجا یا کلیسا بنایا جائے یا وہاں شراب فروخت کی جائے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اجارہ کا انعقاد مکان کی منفعت پر ہوا ہے، اسی وجہ سے اجرت محض سونپنے سے ہی لازم ہو جاتی ہے اور اس میں کوئی گناہ نہیں ہے، گناہ تو کرایہ دار کے فعل سے متعلق ہے، اور وہ اس میں صاحب اختیار ہے، تو اس سے گناہ کی نسبت منقطع ہو گئی۔

(الهداية في شرح البداية، جلد04، صفحه378، دار احياء التراث، بيروت)

کفار کے مذہبی رہنماؤں کو مکان و اراضی کرائے پر دینے کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے:"اس نے تو سکونت وزراعت پر اجارہ دیا ہے، نہ کسی معصیت پر اور رہنا، بونا فی نفسہٖ معصیت نہیں۔ اگرچہ وہ جہاں رہیں معصیت کریں گے، جو رزق حاصل کریں معصیت میں اٹھائیں گے، یہ ان کا فعل ہے جس کا اس شخص پر الزام نہیں ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ ترجمہ: کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔" **(فتاوی رضویه، جلد19، صفحه441، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)**

اسی میں ہے:"ملازمت دو قسم ہے: ایک وہ جس میں خود ناجائز کام کرنا پڑے، جیسے یہ ملازمت جس میں سود کا لین دین، اس کا لکھنا پڑھنا، تقاضا کرنا اس کے ذمہ ہو، ایسی ملازمت خود حرام ہے، اگرچہ

اس کی تنخواہ خالص مال حلال سے دی جائے، وہ مال حلال بھی اس کے لئے حرام ہے، اور مال حرام ہے، تو حرام در حرام۔ دوسرے یہ کہ وہ ملازمت فی نفسہٖ امر جائز کی ہو مگر تنخواہ دینے والا وہ جس کے پاس مال حرام آتا ہے، اس صورت کا حکم یہ ہے کہ اگر معلوم ہو کہ جو کچھ اسے تنخواہ میں دیا جارہا ہے، بعینہٖ مال حرام ہے۔ نہ بدلا نہ مخلوط ہوا نہ مستہلک ہوا تو اس کا لینا حرام ورنہ جائز۔ قال محمد به ناخذ مالم نعرف شيئا حراما بعينه ۔ ہندية عن الظهيرية۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ہم اسی کو اختیار کریں گے جب تک عین حرام چیز کا علم نہ ہو، ہندیہ میں ظہیریہ سے منقول ہے۔ (ت)"

(فتاوی رضویه، جلد19، صفحه 515، رضافاؤنڈیشن، لاهور)

وقار الفتاوی میں ہے: "احادیث میں سود کا کاغذ لکھنے والے کے بارے میں سخت وعید آئی ہے اور جن ملازمین کو سود لکھنا نہیں پڑتا مثلاً، دربان اور ڈرائیور وغیرہ تو ان کی ملازمت بھی جائز ہے اور تنخواہ بھی۔

(وقار الفتاوی، جلد03، صفحه 325، بزم وقار الدين، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسوله اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــه

المتخصص فی الفقه الاسلامی

محمد ساجد عطاری

الجواب صحیح

مفتی ابوالحسن محمد هاشم خان عطاری

06 رجب المرجب 1446ھ/07 جنوری 2025ء

الحمدللہ! اب آپ مرکز الاقتصاد الاسلامی (لاہور) کے ذریعے ماہر و مستند مفتیان کرام سے آفس میں تشریف لا کر یا آن لائن میٹنگ شیڈول کر کے اپنے کاروباری معاہدات (کاروبار، پارٹنر شپ، انویسٹمنٹ، مارکیٹنگ وغیرہ) کی شرعی راہنمائی (Sharia Guidance) کی سہولت حاصل کر سکتے ہیں۔

Admin No:0300-0113931 نوٹ: اس فون نمبر پر سوالات کے جوابات نہیں دیئے جاتے۔

LOCATION

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre (Lahore))(لاہور) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کی آفیشل ویب سائٹ www.fatwaqa.com سے کی جاسکتی ہے

ایڈریس: 171، E-1 بلاک، فیضان نوری رضوی مسجد، جوہر ٹاؤن، لاہور
ای میل: iec.lhr@daruliftaahlesunnat.net